بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

قادیان

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ/ ۲

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۳۹ | سلسلہ الجدید جلد ۲

نمبر ۳۵ | سلسلہ القدیم جلد ۵

۸ ۔ شعبان سنہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی درچہا قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عنہ ۲۰

معاونین درجہ اول جنکو عا/ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عا/ پر کسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم ہے عام قیمت پیشگی عہ/ ۲

عام قیمت مابعد ہے فی پرچہ ۲/ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

نوکل …… عہ/ ۔ افریقہ …… للعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
مازدو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی وایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور وکمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک واز خبرہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان عمل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالیجناب
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد وباجان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیر آبے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارش کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران وتباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اُن کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت عسر اور یسر نعمت وبلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چلسکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اسپر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتی ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہی۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۲ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دُعا کرتے ہین۔

جلد ۲ | ۸۔ شعبان ۱۳۲۴ھ۔ مطابق۔ ۲۷۔ ستمبر ۱۹۰۶ء | نمبر ۳۹

ڈاک ولائت

غلط مذہب شہر سن سینٹی کے پادری کاکس (cox) صاحب نے بشپ کو لکھ بھیجا ہے۔ کہ مین یہ ثابت کرتا ہوں۔ کہ عیسوی مذہب غلطی پر ہے۔ بشرطیکہ عیسوی دنیا میرے ثبوت کو صحیح پا کر اپنی غلطی کو تسلیم کرلے۔

قیمت گرجا بعض عیسائی گرجون کی قیمتیں مفصلہ ذیل ہین۔

ٹرنٹی چرچ ۔ - چار کروڑ روپیہ
سینٹ پال۔ - دو کروڑ روپیہ
گریس چرچ۔ - تیس لاکھ روپیہ
فرسٹ پریس بی ٹیرین چرچ ۔ بیس لاکھ روپیہ
سینٹ مارکس چرچ ۔ سات لاکھ روپیہ
ماربل کار لیجیٹ چرچ ۔ - تین لاکھ روپیہ

ایک مثلث دیوتے کی عبادت کے واسطے عمارت بنانے پر اس قدر روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ مگر یہ کچھ تعجب کی بات نہیں۔ ہندوستان مین بعض مندرون پر قدیم زمانہ مین اس سے بھی زیادہ روپیہ ہوتا تھا۔ جب اسلام کے دبدبہ نے ان کی شوکت کو پہلے مٹا دیا۔ تو اب بھی انشاء اللہ مسیح کی دعاؤن سے یہ عمارتین یا تو مبدل بہ مساجد ہو جاوین گی۔ اور ان مین ایک خدا کی پرستش کی جاوے گی۔ اور یا زمانہ خود ہی ان کو مٹا دیگا۔ کیونکہ اب وہ وقت قریب ہے کہ یورپ کے لوگ خود ہی اس مردہ پرستی کو چھوڑ دین۔

ڈاکٹر جارج۔ اے براؤن ساکن مونٹریل نے بارہ سالہ تجربات کے بعد یہ رائے قائم کی ہے کہ آیوڈین (ایک انگریزی دوا) امراض سل و دق کے لئے بے حد مفید ہے وہ اس دوا سے ایک عرق تیار کرتے ہین۔ جسے وہ مریض کے جسم کے اندر پچکاری کے ذریعہ پہنچا دیتے ہین۔ جس ترکیب سے یہ عرق بنایا جاتا ہے۔ اُسے ڈاکٹر صاحب نے رسالہ "کیمسٹ اینڈ ڈرگیسٹ" مین عام آگاہی کے لئے شائع کرا دیا ہے۔ آیوڈو فارم کی الچھٹ جس مین ۹۷ فیصدی آیوڈین شامل ہو ۱۰۰ گرین ۔ ببول کے گوند کا سفوف ۲۵ گرین گلیسرین ۴۰ قطرے۔ کاربولک ایسڈ ۵ قطرے۔ جوش دے کر مقطر کیا ہوا پانی ۴۰۰ پونڈ۔ ڈاکٹر صاحب نے اس علاج کو بارہ سال تک دق و سل کے بہت سے مریضون پر آزمایا۔ اُن کا بیان ہے۔ کہ اس دوا سے نہ صرف مقامی تکلیف اور شکایت ہی رفع ہو جاتی ہے بلکہ کل جسم کو نفع پہنچتا ہے مریض اور مرض کی حالت کے مطابق ۲۰ گرین سے ۴۲ گرین تک کی پچکاری لگائی جاتی ہے۔ اس دوا کی تھوڑی تھوڑی مقدار مین اور بار بار پچکاری دینی چاہیئے۔ خود ڈاکٹر براؤن ہر دو ہفتہ مین ۱۲ گرین دوا استعمال کرتے ہین۔

اخبار سائنس سفٹنگز رقمطراز ہے کہ ایک یونیورسٹی کے دو پروفیسرون نے ایک ایسی دوا بنالی ہے جس کے ذریعہ وہ ایسے جلے ہوئے کاغذون کو جن کی تحریر پڑھی نہین جاسکتی اور ہاتھ مین لینے سے خاک ہو جاتے ہین۔ پھر درست کرکے اس قابل بنا دیا جاتا ہے۔ کہ اُن کی عبارت پڑھ لی جاتی ہے۔ اور اگرچہ بعد درستی کے کاغذ زیادہ دیرپا ثابت نہین ہوا۔ تاہم اس قدر دیرپا ضرور ہو جاتا ہے۔ کہ اُس کی نقل کر لی جاتی ہے۔ یہ دونون پروفیسر اس وقت ان کاغذات کی درستی اور نقل کرائی مین مصروف ہین۔ جو سین فرانسسکو کی آتش زدگی مین جل گئے تھے۔ جس دوا کے ذریعے جلے ہوئے کاغذ درست اور پڑھنے کے قابل بنا لئے جاتے ہین۔ وہ پروفیسر صاحبان نے ابھی تک اپنی ہی ذات تک محفوظ رکھی ہے۔ اس دوا کے ذریعے بنک کے کاغذات۔ بیمہ کمپنی کے کاغذات۔ اور نوٹس وغیرہ بھی درست کئے جاتے ہین۔

جس ڈاکو کے ہاتھون سے ممالک متحدہ امریکہ کی ریاستہائے مشیگان اور وسکون سن نالان تھین۔ اُس کے دماغ پر عمل جراحی کیا گیا۔ اور اس کے بعد سے اس مین جرم کرنے کی رغبت ہی نہین رہی (اسی بناء پر اسلام مین چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے)

فرانس۔ کے ایک طبیب ڈاکٹر لوفر کی رائے کے مطابق دوادن کی نسبت رات کو زیادہ نفع دیتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے پیرس کی سوسائیٹی تھیوراپٹیکس کے روبرو ایک ایڈریس مین بیان کیا کہ مرض کا دن کی نسبت رات کو زیادہ غلبہ ہوتا ہے۔ لیکن دوا دن ہی مین دی جاتی ہے اور یہ اطبا کی غلطی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے مثالاً بیان کیا کہ دمہ اور مرگی کا دورہ رات کو زیادہ سختی کے ساتھ ہوتا ہے۔ مزید برآن دیگر شکایات مین بھی رات کو ترقی ہوتی ہے۔ اس لئے رات کے وقت اُن کا علاج بھی ہونا چاہیئے ڈاکٹر صاحب نے ایسے مریضون کی مثال بھی پیش کی۔ جن کی شکایات رات کو بڑھ جاتی ہیں مگر دوا دن مین دی جاتی تھی اور اس لئے بیکار جاتی تھی۔ اس لئے رات کے وقت دمہ اور مرگی۔ اور وجع مفاصل وغیرہ کے مریضون کو مسکن دوا رات کو دی جاوے۔ کیونکہ رات کو ایک خوراک دوا دینے سے اس قدر فائدہ ہوتا ہے جس قدر کہ دن مین دینے سے نہین ہوتا۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی اظہار کیا کہ رات کو جسم کے اعضا فاقہ کرتے۔ یعنی کمزوری کی طرف مائل ہوتے ہین۔ اس لئے اس وقت دوا دینے سے ان مین زور و طاقت آجاتی ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جن شکایات مین رات کو اضافہ ہوتا ہے۔ اُن میں رات کو دوا دی جاوے مگر تھوڑی تھوڑی مقدار مین۔

اخبار لینسٹ رقمطراز ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ خالص تمباکو مضر نہین ہے بلکہ وہ تمباکو جس مین کسی قسم کی ملاوٹ کی جاتی ہے وہ سخت غلطی پر ہین کیونکہ خالص تمباکو ایک قسم کا زہر ہے۔ اس لئے نوجوانون اور بڑون دونون کو اس کے استعمال سے پرہیز لازم ہے۔ اگرچہ ایک قسم کی تمباکو دوسری قسم کی تمباکو سے زیادہ زہریلی اور زیادہ نقصان

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۸ شعبان المعظم ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء۔ مطابق پنجم شعبان ۱۳۲۴ھ بروز پیر

"موت۔ ۱۳ تیران ماہ حال کو"

غالباً ۱۳ تیران ماہ حال سے مراد ۱۳ تیران ماہ شعبان ہے۔ واللہ اعلم اور مین نہیں جانتا کہ ۱۳ تیران ماہ حال سے یہی شعبان ہے یا کسی اور شعبان کی ۱۳ تیران تاریخ اور مین قطعی طور پر نہین جانتا کہ کس کے حق مین ہے اس لئے طبیعت غمگین ہے خدا تعالیٰ فضل کرے۔ آمین۔

اخبار قادیان

اس ہفتہ میں باہر سے مفصلہ ذیل احباب حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہیں۔ چودھری نصر اللہ صاحب وکیل اور چودھری مولا بخش صاحب سیالکوٹ سے خواجہ کمال الدین صاحب لاہور سے۔ سید لعل شاہ صاحب برق پشاور سے۔ برادرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب بھی ایک دن کے واسطے تشریف لائے تھے۔ ان کے علاوہ اور بہت سے احباب تشریف لائے۔

مدد خاں ملازم نواب صاحب کی بیوی جو عرصہ سے بیمار تھی۔ ۲۳۔ ستمبر کو فوت ہو گئی۔ اور حسب وصیت مقبرہ بہشتی مین دفن ہوئی اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی مغفرت مین لے۔

۲۵۔ ستمبر کی رات کو قادیان میں ہندوؤن کے ہاں کوئی شادی کا موقعہ تھا۔ جس میں حق کی قبیح اور ضرر رسان رسم کے مطابق آتشبازی میں ہوائیاں چھوڑی گئین۔ چنانچہ ایک ہوائی جو آسمان کی طرف چھوڑی گئی تھی۔ شہرین مخدومی مکرمی جناب مولوی عبید اللہ صاحب اول مدرس فارسی مدرسہ تعلیم الاسلام کے گھر میں آکر گری۔ اور مولوی صاحب موصوف کے اہلیہ کے سر پر چوٹ آئی۔ انتظامی حکام کو چاہیئے۔ کہ ایسی ضرر رسان آتشبازی کو روکنے کے واسطے کوشش کرے

(بلقی آیندہ)

درخواست دعا

چودہری بشارت علی خان صاحب احمدی سب پوسٹماسٹر کی بیوی عرصہ ۱۱ ماہ سے بخار مین مبتلا ہے۔ ناظرین بدر دعا کرین۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت کامل عطا فرماوے۔

معذرت

چونکہ وصیتین بہت سی جمع ہو گئی تھین جنکا اندراج حسب الحکم مسیح موعود اخبارون مین ضروری ہے اس واسطے اس ہفتہ مین ان سب کو لکھدیا گیا اور بعض ضروری مضامین درج ہونیسے رہ گئے۔

قیمت اخبار

تاحال بہت سے خریدارون سے وصول نہین ہوئی۔ حالانکہ سنہ ۱۹۰۶ء میں سے اب صرف تین ماہ رہ گئے ہین چونکہ اخبار کی قیمت مابعد ہے اس واسطے جن صاحبان کی قیمت اب تک نہین آئی وہ قیمت سالانہ ہے ارسال فرماوین نیز جن ایسے صاحبان کی خدمتمین اب وی پی کیئے جاوینگے۔ انکو بہی ہے کے حساب سے وی پی کئے جائینگے وصول کر کے مشکور فرماوین جو صاحبان آیندہ اخبار کا وی پی لینے سے انکار کرینگے ان کا اخبار بند کیا جاویگا۔ نیز

۲۰ ستمبر۔ اے مظفر تجھ پر سلام ہو کہ خدا نے تیری بات سن لی۔ خدا تیرے لڑکا دیگا۔

ڈائری

القول الطیب

آریہ مت کی موت کا سبب ۲۳ ستمبر ۱۹۰۶ء۔ آریوں کا ذکر تھا۔ کہ اب تو آریہ صاحبان خود ہی اقرار کرنے لگے ہیں۔ کہ آریہ مذہب مردہ مذہب ہے۔ اور ایک سو سال تک بالکل نیست و نابود ہو جائیگا۔ جب حضور نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ آریہ مذہب ایک سو سال تک دنیا سے مفقود ہو جائیگا۔ تو اس وقت آریوں نے بڑا شور مچایا تھا کہ یہ مذہب ہمیشہ قائم رہیگا۔ مرزا صاحب نے غلط کہا ہے اب تعجب ہے۔ کہ وہی آریہ صاحبان خود ہی اپنے لیکچروں اور رسالوں میں بیان فرماتے ہیں۔ کہ آریہ مذہب مردہ ہے۔ حضور کی پیشگوئی آریہ مذہب کے متعلق فروری ۱۹۰۳ء میں جب شائع ہوئی تھی۔ کہ ایک صدی گذرنے سے پہلے(؟) ہی۔ جو اس مذہب پر موت وارد ہو جائیگی۔ تو اس وقت پنڈت رام بھجدت نے بڑے زور سے اس کی مخالفت کی تھی۔ اور خود قادیان میں آکر اپنے لیکچر میں اس پیشگوئی کا ذکر کیا تھا۔ اب وہی پنڈت رام بھجدت صاحب ہیں۔ جنہوں نے ۱۱۔ ستمبر کے اخبار پرکاش میں فرمایا ہے کہ "موجودہ آریہ سماج کبھی بھی سو برس سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا بلکہ نیست و نابود ہو جاویگا"۔ اور اس کے علاوہ نئے آریہ دہرم پال صاحب نے اپنے رسالہ اندر میں آریہ سماج کی موت پر ایک مضمون لکھدیا ہے۔ غالباً موخر الذکر صاحب اسی واسطے آریہ بنے تھے کہ آریہ مت کی موت کو ثابت کرنے میں جلدی کریں۔ غرض یہ ذکر تھا۔ جس پر حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ کوئی مذہب ہو خواہ قوم ہو خواہ جماعت ہو۔ بغیر روحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا۔ جب تک خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق سچا نہ ہو۔ کوئی مذہب دنیا میں کس طرح ٹھہر سکتا ہے۔ چونکہ آریہ مذہب میں روحانیت نہیں ہے اس واسطے اس کا قیام محال ہے۔ سارے انبیاء صرف خدا کو جانتے تھے۔ برخلاف اس کے ان کے پیٹ ہزاروں فریبوں سے بھرے ہوئے ہیں اور ان میں روحانیت کا کوئی حصہ نہیں۔ خدا کی قدرت ہے کہ جس قدر انبیاء دنیا میں آئے۔ وہ دنیاوی معاملات میں ایسے تھے۔ کہ ان کو پانچ روپے کی بھی نوکری نہ مل سکتی۔ مگر چونکہ وہ خدا کے بنے۔ اس واسطے دین و دنیا میں وہ مالا مال ہو گئے۔

حقیقۃ الوحی فرمایا۔ حقیقۃ الوحی کے تین سو سے زائد صفحات لکھے گئے ہیں۔ اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل لکھے گئے ہیں۔ جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ اس کو بغور مطالعہ کریں۔ جن لوگوں کو فرصت۔ شوق اور فہم حاصل ہو گا۔ اور اس کو بغور مطالعہ کرینگے ان میں ایک طاقت پیدا ہو جائیگی اور وہ پھر اس بات کے محتاج نہ رہینگے کہ ایسے سوالات کے جوابات کسی سے دریافت کریں۔ جماعت کے سب لوگوں کو چاہیئے کہ یہ طاقت اپنے اندر پیدا کریں۔ کیونکہ مخالفین کی عادت ہے۔ کہ خواہ مخواہ چھیڑ دیتے ہیں۔ اور بعض ایسے شریر ہوتے ہیں کہ خود تو اعتراض کر دیتے ہیں اور جب دوسرا آدمی جواب دینے لگے تو کہدیتے ہیں کہ ہم تو کوئی اعتراض نہیں کرتے۔ ہم نے تو یونہی ایک بات کہی تھی ہماری عادت تو بحث کرنے کی نہیں۔ ایسے لوگ بڑے خبیث ہوتے ہیں۔ ان کو ضرور جواب دینا چاہیئے اور مختصر جواب دینا چاہیئے۔ تاکہ جلدی ان کو شرمندگی حاصل ہو۔ علاوہ ازیں مختصر اور معقول جواب ہر امر کے واسطے یاد رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ آج کل دنیا دار دینی معاملات کی طرف توجہ نہیں رکھتے۔ اور دینی باتوں کے سننے میں اپنا تضیع اوقات خیال کرتے ہیں پس ایسے لوگوں کو مختصر بات سنانی چاہیئے جو کہ فوراً اُن کے دماغ میں چلی جاوے اور اپنا اثر کر جائے۔

غلام دستگیر قصوری کا ذکر تھا۔ فرمایا اُس نے ایک ایسا مباہلہ کیا تھا جس کی نظیر پہلے بھی اسلامی دنیا میں موجود ہے۔ جس کا اس نے خود ہی اپنے رسالہ میں ذکر کیا ہے۔ کہ ایک بزرگ محمد طاہر نام تھے۔ ان کے زمانہ میں دو شخص پیدا ہوئے۔ ایک نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا تھا۔ اور ایک نے مہدی ہونے کا دعوےٰ کیا تھا۔ جس پر مولوی محمد طاہر صاحب نے خدا تعالےٰ کے حضور میں دعا کی کہ۔ یا الٰہی اگر یہ مدعی جھوٹے ہیں تو انکو ہلاک کر اور اگر ان کو نہ ماننے میں میں جھوٹا ہوں تو مجھے ہلاک کر۔ چونکہ وہ دونوں کاذب تھے اس واسطے وہ ہر دو ہلاک ہو گئے۔ غلام دستگیر نے بھی اسی طرح مباہلہ کیا تھا اور لکھا تھا۔ کہ میں وہی دُعا کرتا ہوں۔ جو کہ محمد طاہر نے کی تھی چونکہ اُس کے مقابل میں جو شخص تھا وہ سچا ہے اس واسطے غلام دستگیر خود ہلاک ہو گیا

آپ کی توجہ درکار ہے۔

۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء کی اخبار میں عاجز نے ناظرین کی خدمت میں ایک درخواست پیش کی تھی کہ ایک سو مددگار اخبار بدر کے واسطے ایسا پیدا ہو۔ جو ہر ایک دس خریدار نئے بنا دے۔ تو اخبار کے واسطے ایک ہزار خریدار پیدا ہو سکتا ہے۔ قریب تیس ایسے بزرگوں کے نام بھی لکھے تھے۔ مگر افسوس ہے کہ بہت کم دوستوں نے اس عرضداشت کی طرف توجہ کی ہے اللہ تعالیٰ کی حمایت اور نصرت **محمد ذوالفقار علی خاں** صاحب پر ہو کہ وہ اس غریب کارخانہ کی ہمیشہ نہایت محنت اور سعی کے ساتھ مدد فرمایا کرتے ہیں انہوں نے اس چٹھی کے بعد چار نئے خریدار دیئے۔ **ڈاکٹر عباد اللہ** صاحب نے بھی فوراً توجہ کی اور دو خریدار دے چکے ہیں۔ **میاں معراج الدین صاحب عمر** نے بھی دو خریدار دیئے۔ **میر قاسم علی صاحب** نے دہلی سے دو خریدار دے۔ اور زیادہ کے واسطے وعدہ کیا ہے **ڈاکٹر بشارت احمد صاحب** نے ایک خریدار دیا۔ ایسا ہی **چودہری غلام قادر صاحب** لنگڑوہ۔ **مولوی شبیر علی صاحب**۔ **برادر علی احمد صاحب** منی پور آسام۔ **مولوی محمد عبد اللہ خان صاحب** پٹیالہ۔ **خانصاحب انوار حسین خانصاحب**۔ **حافظ عبد الرحیم صاحب** کلارک دفتر میگزین۔ **شیخ منظفر الدین صاحب** کوہاٹ۔ **کرم شیر خان صاحب** بلرام پور۔ **حافظ عبد العزیز صاحب** سیالکوٹ نے اخبار کی ترقی کی طرف توجہ کی ہے اور ایک ایک خریدار بہم پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور زیادہ امداد کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ علاوہ اس کے **چودہری مولا بخش** صاحب سیالکوٹ اور **چودہری رستم علی** صاحب انبالہ شہر اور **شیخ محمد یوسف** صاحب انبالہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ خریدار بہم پہنچانے کی کوشش کرینگے لیکن افسوس ہے کہ بعض بزرگوں نے جن کے اسمائے گرامی اخبار میں لکھے گئے تھے اور علیحدہ علیحدہ خطوط بھی لکھے گئے تھے انہوں نے ہمیں اس قابل بھی نہیں سمجھا کہ خط کا جواب ہی ہمیں لکھکر خوش کر دیتے۔

نوٹس جو خریدار نہ قیمت دیتے ہیں نہ وی پی لیتے ہیں نہ خط کا جواب دیتے ہیں وہ قیمت روانہ کردیں۔ ورنہ اخبار میں نام شائع کئے جائینگے۔

بلادِ اسلامی

مراکو مین فساد (۱۹۔ ستمبر۔ لنڈن) کاسابلینکا مین صحرا کے ایک متعصب جادوگر کے مقلدوں نے فساد کیا۔ فرنچ دکانین لوٹ لین۔ اور عیسائیوں کے خلاف ایک تحریک قائم کرنے کی کوشش کی۔

تنجیر کے قرب وجوار مین اسی قسم کے فساد کی خبر آئی ہے۔ فرنچ اخبارات کہتے ہین کہ ایک فرنچ اور سپنیش پولیس اس فساد کو دبانے کے واسطے بھیجنی چاہیئے۔

حضور نظام حیدرآباد حال مین سخت بیمار ہو گئے تھے۔ مگر شافی مطلق نے شفا دی۔ اس کے شکریہ مین پندرہ ہزار غربا کو چالیس روز تک ہر روز کھانا دیا جاویگا۔ یہ میعاد اس ہفتہ تک ختم ہو جائے گی۔ حضور کھانے کو خاص خیال اور نگرانی فرماتے ہین۔ چنانچہ ایک دن ۴۰ من باسی گوشت پھنکوا دیا۔

آیندہ محمدن ایجوکیشنل کانفرنس میں جو بمقام ڈھاکہ منعقد ہوگی۔ شامل ہونے والے ممبروں اور وزیٹرول کی تعداد اب تک ۳۰۰ تک پہنچ گئی۔

گورنمنٹ ہند نے آخر حسب ذیل شرائط پر بمبئی کا قرنطنیہ حجاج موقوف کر دیا۔ کہ جدہ کو جانے والے جہاز خوب صاف کئے جائیں۔ جہاز کے چوہے ہلاک کر دیئے جائیں۔ جہاز پر سقاخانہ اور سگرگیشن کا کافی انتظام رکھا جائے۔ حجاج کا ڈاکٹری معائنہ کرا دیا جایا کرے۔ اور ان کے کپڑے اچھی طرح صاف کر دیئے ہین۔ عدن اور پیرم میں ڈاکٹر جہازوں کا معائینہ کیا کرین گے۔ اگر احیاناً کوئی طاعون کا مریض ہو۔ تو اس کو پیرم مین اتار کر جہاز بحیرۂ قلزم مین داخل ہو جائے۔

دہلی۔ یوروپ کے سفیرون نے ایران کی پارلیمنٹ کی اس قانونی دفعہ پر سخت اعتراض کیا ہے کہ ایران میں رہنے والے اشخاص خواہ وہ ایرانی ہون یا غیر ایرانی۔ سب کا محاکمہ ایرانی دارالعدالت میں ہوا کریگا۔

ریاست جبل اسود (مانٹی نیگرو) کے رئیس نکولس نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ آیندہ سے مسلمانوں کو بھی لازمی طور پر فوجی خدمت ادا کرنی پڑے گی۔

اور اُن کی عورتیں عیسائی عورتوں کی طرح بے پردہ و نقاب گھرون سے نکلا کریں۔ پہلا حکم تو خیر مسلمان برداشت کر گئے۔ لیکن دوسرا نہایت شاق گزرا۔ با حمیت لوگ املاک و جائداد تک چھوڑ کر ہجرت کرتے چلے جاتے ہین۔ یہ ہین۔ عیسائیون کے آزادانہ اور معاندانہ احکام۔

اسکندریہ میں قماربازی کی نہایت شدت ہے۔ ہر چند پولیس جواریون کی گرفتاری کی کوشش کرتی ہے۔ بالکل کامیاب نہین ہوتی۔ اس لئے کہ قمارخانہ اکثر یونانیوں کے گھرون میں ہین اور ان کے گھروں پر پولیس دست درازی نہین کر سکتی۔ تاوقتیکہ قونصل یونان کو خبر نہ کر دے اور جب تک یہ خبر ہو جواری منتشر ہو جاتے ہین اور اکثر قنصل خود ہی یونانیون کو خبر کر دیتے ہیں

کچھ عرصہ ہوا۔ کہ امیر صاحب کا شکار کے وقت ایک ہاتھ بندوق کے پھٹ جانے سے زخمی ہو گیا تھا۔ وہ زخم میجر برو۔ سی۔ آئی اے کے علاج سے اچھا ہو گیا ہے۔ میجر مذکور اثنائے سیاحت ہند میں آپ کے میڈیکل آفیسر ہون گے۔

قبائل۔ قرغیز روس مین ڈوما کی شکست کی خبر سے سخت پریشانی اور افسردہ دلی پھیلی ہوئی ہے۔ اگرچہ ممکن تہا کہ ڈوما بھی ان کے حق ایسی مفید نہ ثابت ہوئی۔ جیساکہ وہ خیال کر رہے تھے۔ لیکن فی الجملہ یہ ڈھارس تو بندھ گئی تھی۔ کہ ہمارے قومی وکیل بارگاہ قیصری تک اپنی فریاد اور آواز کو پہونچا سکین گے۔ اب یہ بھی توقع نہ رہی۔ اور انھین یقین ہو گیا کہ جیسے آجتک شخصی حکومت کے جابر ظالموں کے ہاتھ سے تباہ ہوتے رہے ہیں یہی تباہی ابھی ہماری قسمت مین اور لکھی ہے بایں ہمہ خیال ناکامی بھی ابھی مسلمانانِ روس حکومت کے خلاف دیگر انقلاب پسندون کی طرح علم بغاوت بلند نہیں کرتے۔ اور بیٹھے دیکھ رہے ہیں کہ واقعات کیا پیش لاتے ہیں۔ اور آخر کار حکومت کا اُونٹ کس کل بیٹھتا ہے۔ قوقازین سابقہ فساد کی وجہ سے جنرل غولو شجائف کا شکنجہ عقاب مسلمانوں پر اور سخت ہو گیا ہے۔ بے گناہ قتل اور بے خانمایان کئے جا رہے ہین۔ شیخ الاسلام قوقاز نے ہر چند حکومت کو توجہ دلائی۔ کہ جنرل مذکور کی

بے جا تعدی حد سے بڑھ گئی ہے۔ اسے یہاں سے تبدیل یا معزول کرنا اور اس کی کرتوتوں کی تحقیقات ہونی چاہیئے۔ لیکن مطلق شنوائی نہین ہوتی۔ اس پر طرہ یہ کہ مشار الیہ نے اور بھی زیادہ مسلمانوں کو ستانا شروع کر دیا ہے ایک طرف ارمن ان کا خون پی رہے ہین دوسری طرف یہ سفاک نت نئے حیلہ نکال کر مسلمانوں کی بربادی کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھتا ہے۔ سرکاری شفاخانہ مین مسلمان زخمیون کی مرہم پٹی نہیں ہوتی۔ اِس لئے مسلمانوں نے تنگ آ کر اپنا ایک جداگانہ ہسپتال کھولا ہے۔

افریقہ مین اسلام شمالی نائیجیریا کے متعلق ایک نہایت معزز شخص جوزف تنان نے جو افریقہ کے اسی حصہ میں رہتے ہیں۔ لورپول کے مسلم انسٹی ٹیوٹ میں ایک نہایت دلچسپ لیکچر دیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ شمالی نائیجیریا میں تین فرقوں کے عیسائی مشنری اپنا کام کر رہے ہیں۔ لیکن ان کی سعی و کوشش کا نتیجہ جو ان کو مسلمانون میں حاصل ہوا ابھی تک بالکل صفر ہے ایک مسلمان بھی آج تک یہ لوگ عیسائی نہ بنا سکے۔ برعکس اس کے اسلام از خود نہایت سُرعت کے ساتھ ترقی کر رہا ہے عیسائی دن رات محنت اور کروڑوں روپے صرف کرتے ہین اور بے نیل مرام ہین اور مسلمان اشاعت اسلام سے بے خبر ہین۔ مگر وہ لا مذہب قومون کے دل میں خود بخود دھکہ کرتا چلا جاتا ہے۔ اور جس قبیلہ یا قوم پر اسلام کا پرتوہ پڑ جاتا ہے اس کی غلیظ و بیہودہ رسمین انسانی قربانیان اور انسان خواری وغیرہ دفعتہ اُس سے معدوم ہو جاتی ہین اور لوگ تہذیب و شائستگی کی طرف جُھک جاتے ہیں اور امن و آسودگی پیدا ہو جاتی ہے اب تک عیسائی شدہ کوئی ہی افریقی ایسا دیکھا گیا ہوگا کہ عیسائیت نے اسکی سابقہ بدی حالت کو بدل دیا ہو۔ کیلن نامی پادری جو نائیجیریا میں کام کر چکے ہین اپنی ایک کتاب میں لکھتے ہین کہ افریقہ میں اگر کوئی قوم عیسائیت اختیار کر سکتی ہے تو وہ شاید ہبسا قوم ہو لیکن میرا خیال ہے کہ پادری صاحب نے اس اندازہ مین غلطی کی۔ ہبسا قوم مین اسلام کا نور پھوٹ پڑا ہے اور چونکہ اسلام اُن سے کسی غیر ممکن اور خلاف طبیعت امر کی توقع نہین کرتا اور نہ ایسی باتون کی تعلیم دیتا ہے اس لئے یہ قوم بھی عیسائی نہین ہو سکتی اور ان کے عیسائی بنانے کی کوشش

انتخاب الاخبار

چین میں افیون پیکین کا ایک تار مظہر ہے کہ ایک شاہی اعلان جاری کیا گیا ہے۔ کہ آیندہ دس روز کے اندر اندر دیسی اور ولایتی افیون کا استعمال موقوف کیا جائیگا۔

ایران کی پارلیمنٹ ریوٹر طہران سے مطلع کرتا ہے۔ کہ انتخاب کے قواعد وضع کر لئے گئے ہیں۔ ان کی رو سے تیس اور ستر برس کے درمیان کا خواندہ مرد ووٹ دینے کا مستحق ہوگا۔ ممبروں کی کل تعداد ۱۵۶ ہوگی۔

مشرق اقصے کے معاملات روسی اخبارات شفق ہوکر جاپان کی اس تجویز کو کہ اموی۔ سنگری۔ اور نیو نی کو اقوام عالم کی تجارت کے واسطے کھولدیا جائے۔ معتوب کر رہے ہیں۔

اخبارات انگریزی ٹائیمز ایک مضمون میں لکھتا ہے کہ روس نیک نیتی کے ساتھ اپنے وعدے پورے کریگا۔ مگر جاپان اس انتظام کو صاف اور وسیع کرنا چاہتا ہے۔ اس نے آزادانہ تجارت اور چین کے حق کے واسطے جنگ چھیڑی تھی۔ اب اُسے ان کے واسطے دوبارہ نہیں لڑنا ہوگا۔

روس کا انقلاب (۱۲ ستمبر لندن) اوڈیسہ کی خبروں سے ظاہر ہے۔ کہ ایک طرف روس کے تمام قوموں کے باشندوں کے اتحاد کی کوشش کی جاتی ہے اور دوسری طرف ایک انقلابی گروہ جو "بلیک ہنڈرڈر" کے نام سے مشہور ہے۔ یہودیوں کو قتل کرنے کی تجاویز سوچ رہا ہے۔ اس انقلابی گروہ نے زار سے درخواست کی ہے کہ وہ پری فیکٹ یعنی حاکم شہر کو موقوف کردیں۔ جو یہودیوں کے قتل عام کا مخالف ہے۔ جو حالت اوڈیسہ کی ہے وہی روس کے دوسرے شہروں کی بھی ہے۔

سازش اب معلوم ہوا ہے۔ کہ زار جنرل ٹریپاف کے جنازے کے ہمراہ اس وجہ سے نہیں گئے۔ کہ اون بحری تفریح سے لوٹنے سے پیشتر شاہی محلوں کی ایک سازش کا پتہ لگ گیا تھا۔ اس کے متعلق بہت سے آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔ ان میں محلون کے ملازم بھی ہیں۔

(۲۲۔ ستمبر) پیٹرہاف کی سازش کے متعلق سینٹ پیٹرزبرگ میں بہت سے آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔ شاہی محلوں کی سرچ لائٹ بندرگاہ اور ساحل تک ہر ایک چیز کے ظاہر کرتی ہے۔

(۲۳ ستمبر) اوڈیسہ میں بڑی مشکل سے امن قائم رکھا گیا ہے۔ پولیس اور عوام کے درمیان لڑائی ہوئی۔ جس میں پندرہ آدمی مجروح اور مقتول ہوئے۔

(بعد کی خبر) ریگا کا گورنر جب بازار سے گزر رہا تھا۔ تو اس کے اُوپر ایک بمب کا گولہ پھینکا گیا۔ مگر سلامت بچگیا۔

دوسرا بگولا دوسرا بگولا۔ جزائر فلپائن میں ایک سخت بحری بگولہ آیا۔ جس نے سلح خانہ کو نقصان پہونچایا۔ اس سے کیوائٹ میں چند جہازوں کو ضرر پہنچا۔ اور گنبوٹ "ریاٹ" ساحل سمندر پر جا پڑی۔

گرفتاری پانامہ پولیس نے کولمبیا کے سترہ انقلاب پسند جنرلوں کو گرفتار کرلیا ہے اُن پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ وہ اعلیٰ قومی حکام کے خلاف سازشیں کرتے ہیں۔ پولیس ان کے ساتھ باضابطہ سلوک کریگی۔

کیپ کی پارلیمنٹ نے قانون معافی پاس کرکے ان تمام آدمیوں کو معافی دیدی ہے۔ جنہوں نے جنگ بوئران کے وقت ایک بغاوت میں حصہ لیا تھا۔

زلزلہ سینٹ پیٹرزبرگ کا ایک تار مظہر ہے کہ روسی ترکستان کے اضلاع جارکنڈ اور کوپل میں زلزلہ کے سخت جھٹکے محسوس ہوئے۔

حضور ویسرائے کا دورہ حضور ویسرائے ۲۰۔ اکتوبر کو شملہ سے پرائیویٹ طور پر روانہ ہوکر سناور۔ کوئٹہ۔ نوشکی۔ چمن۔ کشمیر بیکانیر۔ جیند۔ نابھہ۔ پٹیالہ اور دہلی کا ملاحظہ فرماوینگے۔ دہلی سے آپ کلکتہ تشریف لیجائینگے داخلۂ شہر پبلک ہوگا۔ ۱۰۔ دسمبر کو آپ وہاں پہنچینگے۔ آپ کے ہمراہ لیڈی منٹو اور تینوں صاحبزادیاں ہونگی۔ آنریبل مسٹر اڈم۔ سر لوئس ڈین۔ سکرٹری صیغہ خارجہ لفٹننٹ کرنل ڈنلاپ سمتھ۔ پرائیویٹ سکرٹری لفٹننٹ کرنل اڈم۔ ملٹری سکرٹری۔ سرجن لفٹننٹ کرنل لالس۔ سرجن میجر۔ فیلڈنگ۔ کپتان بل کیلی۔ کپتان لارڈ فرانسس اسکاٹ ہونگے۔ ۱۵ اکتوبر کو آپ کوئٹہ میں دربار لیوی منعقد کرینگے۔

خوفناک حادثہ (کیمبل پور) چند روز ہوئے دریائے سندھ میں اونڈیتن پر جو حضرو سے ۵۔۶ میل پر واقع ہے۔ ایک کشتی جس میں تقریباً دو سو آدمی تھے۔ اُلٹ گئی۔ ایک سو پچاس غرق ہو گئے۔ صرف ۳۵ بچ نکلے۔

پہاڑوں پر بارش ہونے کی وجہ سے دریا میں سخت طغیانی آگئی تھی۔ مسافر صوبہ شمال مغربی سرحد میں تجارت کے واسطے جارہے تھے۔ ملاحوں نے ہرچند کوشش کی۔ کہ کشتی کو بچائیں۔ مگر کوئی پیش نہ چلی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مقامی خان نے بھی کوئی مدد کشتی بچانے میں نہ دی۔ کمشنر صاحب کو حادثہ کی اطلاع دی گئی ہے۔

ٹرکی اور بلغاریہ فرانس کے مشہور اخبار "ایکو ڈی پیرس" کو استانۂ علیہ سے حسب ذیل مراسلت موصول ہوئی ہے۔

یونانیوں کے خلاف بلغاریہ کے علاقہ جو بالا علان کارروائیاں ہوئیں۔ ان کی نسبت جواب طلب کرنے پر ٹرکی حکومت کو بلغاریہ کی جانب سے جیسا جواب ملا ہے وہ اگرچہ بلقان کے رنج دینے والے حال کی کھلی ہوئی تصدیق کررہا ہے۔ کیونکہ پچھلے برسوں میں بارہا ٹرکی اور بلغاریہ کے مابین کشیدگیاں ہوئیں۔ اور وہ سب صفائی کے ساتھ دور ہوگئیں اور یہ معاملہ بھی اچھی طرح طے ہو جائیگا۔ لیکن بلغاریہ کی کچھ اور نیت ہو۔ تو اُسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دول یورپ امن و امان کی خواہاں ہیں۔ وہ اُس کو ہرگز کوئی مدد نہ دینگی" (الاللواء)

آسٹریا، سرویا اور مصر کچھ دنوں سے آسٹریا اور سرویا کے مابین ایک ناچاقی پیدا ہو جانے سے تجارتی تعلقات منقطع ہو گئے ہیں۔ اس لئے حکومت سرویا اپنے مال تجارت کے لئے نئے بازاروں کی تلاش میں ہے۔ اور اُس نے ایک تجارتی سفیر ملک مصر میں ارسال کیا ہے تاکہ مصر اور سرویا کے مابین تجارتی تعلقات وسیع کرنے کی کوشش کرے۔

کپورتھلہ کپورتھلہ میں کثرت باراں سے کئی مکانات گر پڑے اور راستے بند ہو گئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدرِ صادق

۸ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء

وطن کی بیوفائی

واعظان کاین جلوہ بر محراب و منبر میکنند
چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

معزز ہمعصر ایڈیٹر صاحب الحکم نے اپنے ۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء کے پرچے مین ایڈیٹران اخبار کے نام ایک کھلی چٹھی چھاپ کر مسلمانون کو اس امر پر خبردار کرنا چاہا ہے۔ کہ مولوی انشاء اللہ خان صاحب اپنے اخبار وطن کے دفتر مین ایسی کتب فروخت کرتے ہین۔ جو اسلام کے سخت دشمن عیسائی مصنفین نے دین محمدی کو دنیا سے اٹھا دینے کی کوشش مین لکھی ہین اور جن میں آنحضرت پاکون کے سردار علیہ الصلوۃ والسلام کے اخلاق پر ناپاک حملے کئے گئے ہین اور اس پاک نفس کے حق مین ناپاک الفاظ کا استعمال کیا ہے اور یہ کتابین دفتر وطن مین نہ صرف فروخت کے واسطے رکھی جاتی ہین بلکہ اخبار وطن مین شد و مد کے ساتھ ان کا اشتہار دیا جاتا ہے اور اشتہار مین مسلمانون کو خاص طور پر ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ یہ کتابین خریدین اور پھر طرفہ یہ ہے۔ کہ بازاری قیمت سے بڑھ کر ان کی قیمت وصول کی جاتی ہے اور پھر اسی پر بس نہین بلکہ مسلمانون پر الٹا احسان رکھا جاتا ہے۔ کہ قیمت رعایتی ہے۔

بہت سے اخبارات ہمارے پاس دفتر مین آتے ہین جن مین سے تمام کے مضامین کے پڑھنے کی بھی فرصت نہین ہوتی۔ چہ جائیکہ اشتہارات کی طرف بہت توجہ کی جاوے۔ اس واسطے مین ان اشتہارات کو بہت کم دیکھتا ہون۔ لیکن اخبار الحکم نے یہ ایک ایسی خبر دی ہے جس سے بدن پر لرزہ پڑتا ہے۔ کہ کیا ایک مسلمان ایسی کارروائی کر سکتا ہے۔ اس واسطے مین نے اخبار وطن کا فائل اٹھا کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ یہ بات درست ہے کہ میور جیسے دشمن اسلام کی کتاب کا اس مین اشتہار درج ہے اور اصلی قیمت [illegible] روپیہ دکھائی گئی ہے اور رعایتی قیمت [illegible] روپیہ دکھا کر خریدارون کو پھنسانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور ایسا ہی کتاب ینابیع اسلام کا اشتہار بھی دیا گیا ہے۔ جس کی اصلی قیمت لعہ اور رعایتی قیمت سے ر ظاہر کی گئی ہے۔

مین تو اس اشتہار کو پڑھ کر حیران سا رہ گیا کہ الٰہی یہ کیا بات ہے۔ کہان مولوی انشاء اللہ صاحب جو اپنے اخبار کو ایک اسلامی اخبار بیان کیا کرتے ہین اور وطن اخبار کے ساٹھ معاونون کو حضرت علی رضی اللہ کے ساٹھ سپاہ سالارون کے ساتھ تشبیہ دیا کرتے ہین اور کہان یہ کارروائی۔ کہ خود اسلام کے بچون کو ہلاک کرنے کے واسطے زہر آلود تیر اخبار وطن کی کمان مین رکھ کر اور اس زور سے کھینچ کر مارے جاتے ہین کہ الامان! مجھے باوجود اس اشتہار کے پڑھنے کے اب بھی یقین نہین آیا کہ وطن کے ایڈیٹر صاحب ایسا کرتے ہین۔ اور مین بار بار اخبار کا سرورق الٹا کر دیکھتا ہون اور خواہش کرتا ہون۔ کہ یہ وطن نہ ہو۔ شاید عیسائیون کا اخبار نور افشان ہی ہو۔ اور مین نے غلطی کھائی ہو۔ مگر کیا کرون کہ یہ بے وطنی تو وطن کے ہی حصے مین آئی ہے مجھے یہ بھی خیال آیا۔ کہ شاید اس ہفتہ اخبار مین کسی کاتب کی غلطی سے یا خود صاحب وطن کے کسی خفیہ دشمن کی شرارت سے یہ اشتہار اس پرچہ مین لگ گیا ہے شوق سے پچھلے پرچے نکال کر دیکھے مگر افسوس! پنبہ کجا کجا نہم۔ والا معاملہ نکلا۔ بہت سے پرچون مین یہ اشتہار دکھائی دیتا ہے۔

انہی کتابون کے بازاری نرخ کی فہرست بھی دیکھی گئی یہ بھی صحیح پایا۔ کہ جس کتاب کی اصلی قیمت مولوی انشاء اللہ صاحب بیس روپے بیان کرکے بارہ روپے پر بیچتے ہین اور غریب مسلمانون کے سر پر ایک بڑا احسان رکھ کر اس کا نام یادگار اسلام رکھتے ہین وہی کتاب بازار مین صرف ساڑھے آٹھ روپے پر فروخت ہوتی ہے اور جس کتاب کی اصلی قیمت سے گھٹا کر للعہ پر فروخت کرتے ہین۔ اور بڑی رعایت کا ثواب حاصل کرتے ہین وہ بازار مین صرف عہ پر فروخت ہوتی ہے۔ مین تو اس کو دیکھ کر ایک سخت حیرت کے عالم مین ہون۔ اور اس واسطے اس پر کوئی رائے زنی نہین کرتا۔ بلکہ نہایت شوق کے ساتھ اس امر کا انتظار کرتا ہون۔ کہ مولوی انشاء اللہ صاحب اخبار الحکم کا کیا جواب دیتے ہین۔ اگر اس جواب نے کوئی ایسی روشنی اس معاملہ پر ڈالی۔ جس سے یہ باتین صفائی کے ساتھ غلط ثابت ہون اور ہمارے دوست الحکم کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو تو مین ضرور بذریعہ اخبار بدر وہ جواب ناظرین تک پہنچانے کی کوشش کرون گا۔ اور میری دلی خواہش ہے۔ کہ یہ سب بات غلط ہو اور وطن نے کوئی ایسی دشمنی اسلام کیساتھ اور بانی اسلام کے ساتھ نہ کی ہو۔ کیونکہ مسلمان کیسے ہی تنزل کی حالت مین کیون نہ ہون۔ اور یہود کی تمام خصلتین ان میں کیون نہ آگئی ہون۔ پھر بھی امت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہلانے کا دعویٰ رکھتے ہین۔ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہین۔ ؎

اے دل تو نیز خاطرِ اینان نگاہ دار
کآخر کنند دعوےٰ حب پیمبرم

مین باور نہین کر سکتا کہ ایسی قومی غداری اور کھلی عداوت اور قوم کشی کا کام ایک مسلمان اخبار نویس سے عمل در آمد مین آوے اور پھر وطن جیسے اخبار کے ایڈیٹر سے۔ آخر حیا اور شرم بھی کچھ چیز ہے۔ ایسا ڈھیٹ بھی کون ہو سکتا ہے کہ ایک بیمار قوم کا طبیب بنے اور ہمدردی کے ساتھ علاج شروع کرے اور علاج کے واسطے فیس بھی وصول کرے اور دوائی کے بجائے زہر قاتل اپنے مریض کے آگے پیش کرے اور پھر اس زہر کی قیمت بھی بیچارے مریض سے وصول کرے اور قیمت بھی بازاری نرخ سے زیادہ حاصل کرے اور باوجود ان سب باتون کے پھر بیچارے مریض پر احسان رکھے کہ یہ قیمت رعایتی ہے۔ بلکہ مین اس دوائی کی قیمت بہت زیادہ ہے۔ یہ تو مین نے ایک یادگار قائم کرنے کیواسطے تھوڑی قیمت تم سے لی ہے۔ ہان یادگار تو بے شک ہے۔ کیونکہ اپنے زیر علاج بیمار کو فیس کے علاوہ قیمتاً زہر دینے والا طبیب ضرور زمانہ کے واسطے ایک یادگار چھوڑتا ہے چونکہ اخبار الحکم کی اشاعت کو بہت دن گذر چکے ہین اس واسطے امید ہے کہ ہم جلد اخبار وطن مین کافی اور تشفی دہ جواب کو پڑھ کر اس حیرت سے نکل سکین گے۔

وصیت

(۱) میں مسمّی نور احمد ولد غلام غوث قوم شیخ سکنہ شہر جالندہر محلہ راستہ پھگواڑہ دروازہ۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳۔ فروری ۱۹۰۶ء مطابق ۸۔ ذی الحج ۱۳۲۳ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد کار آمد ہووے۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ الرحمٰن مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو حسب ہدایت حضرت رب العالمین ہوں۔ تاریخ بیعت مجھ عاجز کی ۳۔ فروری ۱۸۹۲ء ہے

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے بتاریخ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ سُن لیا ہے میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات کا اور ضوابط و قواعد کا پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہوں گے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جایداد جو اس وقت حسب ذیل ہے ایک مکان سکونتی شہر جالندہر پھگواڑہ دروازہ جس میں میرا حصہ چہارم ہے۔ میرے حصہ مکان کی قیمت بمشکل یکصد ہو گی اور اراضی چاہی واقعہ شہر جالندہر ہے۔ جو اس وقت عزیزی محمد سعید خلف منشی عزیز الدین صاحب مرحوم ساکن لاہور ٹکسالی دروازہ کے پاس بعوض مبلغ پانصد روپیہ گرو ہے۔ اگر زمین مذکور کو اس وقت فروخت کیا جاوے تو بعد منفکی حق مرتہن ما ۱۵ للکتا ہے۔ میرے مرنے کے بعد اس جایداد میں سے پانچواں حصہ انجمن احمدیہ قادیان یا اس انجمن کے کسی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سُپرد کی جاوے۔ انجمن مذا کا اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جایداد کو میری بقیہ جایداد سے الگ کرے یا اُس میں شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جایداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیتہ کردہ جایداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو۔ خواہ غیر احمدی ہو۔ میری اس وصیت کردہ جایداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر میری جایداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے اور گرو سے بَری ہو جائے۔ تو وہ کل زیر وصیت سمجھی جاویگی۔ اور اس کے پانچویں حصے کی مالک انجمن مذکور ہوگی“

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی اور جایداد اس کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جایداد سوائے جایداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو اس فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ نمبر ۴ وصیت ہذا میں کیا ہے۔ میں ایسی جایداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں۔ تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں۔ یا آیندہ شائع ہوں گے یہ دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اور اخراجات ہوں۔ اُن اخراجات کی متکفل میری یہ جایداد وصیت جس کا ذکر مَیں نے فقرہ نمبر ۴ میں کیا ہے۔ ہرگز نہیں ہے۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالے کر دونگا۔ جس کا اعلان انجمن مذکور کی طرف سے مَیں کرا دُوں گا۔ اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جایداد جس میں یہ وصیت کردہ جایداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کو متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے۔ جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہوں گے۔ اور پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں ہے۔ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے یا قادیان ہی میں نہ پہنچ سکے یا کارپردازان مقبرہ بہشتی کے مصالح اجازت نہ دیں۔ کہ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو مَیں نے اپنی جایداد کے متعلق کی ہے۔ جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جائے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش کہیں اور دفن نہ کی جائے۔ البتہ امانت کے طور پر کہیں اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں جمع کرا چکا ہوں گا۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا۔ بلکہ انجمن کو ہوگا۔

العبد

نور احمد ولد غلام غوث شیخ احمدی ساکن جالندہر پھگواڑہ دروازہ حال وارد لاہور ٹکسالی دروازہ۔ مکان شیخ عزیز الدین

۳۔ فروری ۱۹۰۶ء نور احمد بقلم خود

گواہ شد۔ شیر محمد مدرس مدرسہ سید مٹھا میونسپل بورڈ لاہور

گواہ شد۔ منصب علی ولد مراد علی شاہ ساکن پہلور حال وارد لاہور

---

(۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(۱) مَیں مسمّی خداداد ولد پہلوان خان قوم بلوچ ساکن گھوگھیاٹ تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور۔ حال رسالدار اور مسماۃ کرم بی بی بنت نواب خان قوم بلوچ ساکن گھوگھیاٹ تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور اہل خانہ خداداد مذکور۔ ہم دونوں بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۹۔ فروری ۱۹۰۶ء وصیت کرتے ہیں۔ اور لکھدیتے ہیں کہ اس کے مطابق عمل کیا جاوے۔

(۲) اقرار کرتے ہیں کہ ہم حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رئیس قادیان

کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہین۔ اور ان کے مُرید اور پیرو ہین۔

(۳) اقرار کرتے ہین۔ کہ رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام وکمال پڑھ وسن لیا ہے اور ہم ان ہدایات کے جو اس مین درج ہین۔ پابند رہین گے۔ اور ایساہی ہم اُن ہدایات وضوابط اور قواعد کے بھی پابند رہینگے۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرۃ اقدس مسیح موعود کی طرف سے یا ان کے مقرر کردہ صدر انجمن قادیان کی طرف سے شائع ہونگے اور ایساہی میرے ورثا اس کے پابند رہین گے۔

(۴) میری جائیداد دونون کی حسب ذیل ہے۔

مکان سکونتی قیمت ۔۔۔
گھڑا برتن وغیرہ گھر کا سامان ۔۔۔
اہل خانہ مقبوضہ وملکیت زیور ۔۔۔
کل ۔۔۔ روپیہ کا ہے۔ جس پر ہم دونون کا مالکانہ قبضہ ہے۔

آج کی تاریخ اس جائیداد کا دسوان حصہ ۔۔۔ روپیہ ہوتا ہے۔ جو ابھی ادا کرتے ہین۔ اور جس کی نسبت حضرت اقدس سے اجازت لی گئی ہے حسب ذیل ہے۔

نقدی ۔۔۔ زیور نقرہ وزن ۔۔۔ چاندی قیمتی مالہ ۔۔۔ روپیہ اور علاوہ ازین بموجب اشتہار الوصیت کے شرط اول کے مبلغ ۔۔۔ روپیہ چندہ خداداد ۔۔۔ روپیہ۔ اہل خانہ کا ۔۔۔ روپیہ دیتے ہین۔

(۵) ا - مین اقرار کرتا ہون۔ کہ میری آمدنی صرف میری تنخواہ ہے۔ جو ۔۔۔ روپیہ ماہوار ہے اور آئندہ جو کچھ مین بچت وغیرہ کرون گا۔ اس مین شامل ہے اس لئے اسے ماہ بماہ بعد وضع خرچ ماہواری ۱/۱۰ حصہ سلسلہ عالیہ کے اغراض کے لئے دیتا رہون گا میرے خرچ کی تعداد بیس روپیہ سے زائد کسی حالت مین نہ ہوگی۔ اس لئے ۔۔۔ روپیہ ماہوار ضرور ادا کرتا رہون گا۔ اور جو تخمینہ خرچ کا ۔۔۔ روپیہ ہے اُس سے بھی گنجائش کرکے ۔۔۔ روپیہ ماہوار میں ایک قومی یتیم کے واسطے بھیجتا ہون۔ اس کے جوان ہونے پر وہ بھی سلسلہ احمدیہ کے واسطے دُونگا گویا جس قدر میری جائداد بڑھے گی اس کا ۱/۱۰ حصہ ساتھ ساتھ ادا ہوتا رہیگا۔

(ب) سوائے اس تنخواہ کی بچت کے اگر کسی سوداگری یا انعام زر سرکار یا دیگر سفر خرچ وغیرہ سے کوئی آمدنی ہوگی۔ تو اس کا دسوان حصہ بھی انجمن کے پاس اُسی وقت بھیجد یا کرون گا اور ایسے امور کی مفصل اطلاع انجمن کو دیتا رہون گا۔ اور اگر میری موت پر کچھ بقایا رہ جاوے گا۔ تو میرے وارثان کا فرض ہوگا۔ کہ میری جائیداد سے ادا کرین۔

(۶) ہم دونون یہ وصیت کرتے ہیں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جنازہ ہمارا احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر قادیان مین فوت نہ ہووین۔ تو احمدی جماعت میری لاش صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین۔ یا آئندہ شائع ہون گے دارالامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز وتکفین اور میری لاش کو قادیان پہنچانے اور دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہون۔ اس کی متکفل میری وہ جائیداد نہ ہوگی۔ وعدہ بموجب اشتہار وصیت حوالہ انجمن کر دی ہے۔ بلکہ میری وارثان کی مقبوضہ جائیداد سے ہوگا (بشرطیکہ مین نے اپنی زندگی مین حسب مشورت کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کرکے روپیہ اخراجات وصیت سے الگ انجمن مذکور کے حوالے نہ کیا ہو۔ اور انجمن نے اس کا اعلان باقاعدہ نہ کرادیا ہو) ایسی حالت مین اگر زائد رقم خرچ ہوگی۔ تو وہ بھی میری جائیداد مقبوضہ وارثان سے دی جائے گی اور میرے وارث ذمہ وار ہون گے کہ اُن اخراجات کو اہم اور شرعی ضروری سمجھینگے

(۸) یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ یہ وصیت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین۔ میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکی۔ تو اس حالت مین بھی میری وصیت قائم رہے گی۔ یعنی اس کام کے متعلق جو کچھ مین نے دیدیا ہے (مطابق فقرہ ۴ و ۵) میرا کوئی وارث اس کی واپسی کا مستحق نہ ہوگا۔ اور میری لاش قادیان پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دین۔ میری لاش اور جگہ دفن نہ کی جاوے البتہ بطور امانت دفن کی جاسکتی ہے۔

(۹) اگر کسی وجہ سے میری لاش حسب فقرہ ۸ مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکی۔ تو جو کوئی اخراجات وغیرہ کا روپیہ مین جو انجمن کو دے چکا ہون یا میری جائیداد کے متعلق دئے گئے۔ میرے ورثا کو واپس کرنے یا خرچ کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ بلکہ انجمن ہر طرح کی ذمہ دار ہے۔ جس طرح چاہے کرے۔ میرے وارثان مکرر مطلع رہین۔ کہ مین نے یہ سب وصیت کا روپیہ صرف خداوند کریم اور حضرت اقدس کے حکم سے تعمیل کے واسطے دیا ہے۔ ورنہ میرا اس مقبرے مین داخل ہونا یا نہ ہونا بالکل انجمن کی رائے پر ہے اور خدا جانتا ہے۔ کہ کیا ہوگا۔ اور یہ وصیت نامہ ہم دونون کی طرف سے ہے۔ اس لئے بعض جگہ جو سہواً لفظ واحد کا درج ہی۔ جمع سمجھا جاوے۔ فقط

(۱۰) چندہ ۔۔۔ + ۔۔۔ نقد کل ۔۔۔ روپیہ بھیجدیا گیا ہے۔ اور زیور کی فروخت کا بندوبست حسب تحریر اخوی ام مولوی محمد علی صاحب کر رہا ہون۔ اور زیور یا اس کی قیمت حوالہ انجمن ہونے سے پہلے مرجاؤن۔ تو وہ میرے ذمہ قرضہ شرعی ہے۔ جو بقایا جائیداد سے وصول ہوگا۔

مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۰۵ء

العبد

خداداد ولد پہلوان خان۔ بقلم خود

العبد

مسماۃ کرم بی بی۔ اہل خانہ خداداد مذکور۔ نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ عالم شیر۔ سارجنٹ پولیس کوئٹہ بقلم خود

گواہ شد۔ سید محمد ولد نظام الدین بلوچ دوپچی ۔۔۔ میول کور۔ نشان مُہر۔

گواہ شد۔ محمد ولد نواب بلوچ ملازم ۲۷ میول کور نشان مُہر۔

---

(۳) بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم

وکان یامر اھلہ بالصلوٰۃ والزکوٰۃ
وکان عند ربہ مرضیا
یابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان
شاء اللہ من الصابرین۔

منکہ اسماعیل ولد غلام احمد قوم احمدی ساکن موضع ٹبل تحصیل وضلع سیالکوٹ۔

(۱) بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی

اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۔ اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود کی طرف سے آج بتاریخ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ بتمام وکمال پڑھ و سن لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو ان میں درج ہیں پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط و قواعد کا بھی پابند ہوں جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کے مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہیں۔ یا آیندہ شائع ہوں گے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے ان تمام ہدایات وضوابط اور قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اوّل میرا مکان سکونتی بحد ود اربعہ ذیل شمال گلی شارع عام۔ مغرب مکان رہائشی رزاق کشمیری و وہاب کشمیری و مکان رہائشی منشی محمد رمضان صاحب احمدی۔ جنوب مکان رہائشی رحیم بخش ولد مہتاب شاہ فقیر۔ مشرق مکان رہائشی دتا ولد بوٹا نائی واقع موضع بھڈوال۔ قیمت ۱۰۰

دوم۔ کتابیں سلسلہ احمدیہ عہ۱۲/۔

سوم۔ اشیاء خانگی ہے رجملہ ۱۰۰ روپیہ جن پر میرا مالکانہ قبضہ ہے۔ اور اس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے نصف حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد یہ نصف حصہ جائیداد کا صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہے میرے مرنے کے بعد میری بقیہ جائداد سے الگ کر کے اس کی قیمت وصول کرے۔ یا فروخت نہ کرے یا اس جائیداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس میری نصف جائیداد کی مالک ہے۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو۔ میری اس نقل جائیداد سے کچھ تعلق نہیں۔ اگر میری جائیداد کی قیمت بڑھ جاویگی۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہوگی۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ اس جائیداد کے علاوہ یا میرے مرنے کے بعد میری اور کوئی جائداد متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت کیا ہے۔ میں ایسی کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اگر میں قادیان بہشتی مقبرہ میں دفن ہوں یا کسی اور جگہ دفن ہوں۔ ہر چند میری یہ وصیت قائم رہے گی۔

العبد۔ اسمٰعیل احمدی ساکن بھڈال تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد۔ کرم داد نمبردار موضع بھڈال ”

گواہ شد۔ غلام احمد احمدی۔ ساکن کوٹلی ہرنرائن ”

گواہ شد۔ غلام حسین ولد غلام احمد۔ ساکن کوٹلی ہرنرائن۔ ”

گواہ شد۔ محمد رمضان ولد غلام احمد۔ ساکن بھڈال

گواہ شد۔ فوجدار نمبردار احمدی۔ ساکن کوٹلی ہرنرائن

بقلم خود محمد سلطان احمدی بھونڈی حلقہ ہوندل تحصیل سیالکوٹ

---

(۷) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

منکہ بشارت احمد ولد بشیر احمد قوم شیخ ساکن امرتسر محلہ کٹرہ منڈی کٹڑہ مہاں سنگھ حال اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ پنڈی گھیب ضلع اٹک ہوں

میں بقائمی حواس و ثبات عقل بلا اکراہ و اجبار غیری یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات کے بعد میری تمام ترکہ منقولہ و غیر منقولہ کا جو اس وقت موجود ہو۔ دسواں حصہ برائے اشاعت اسلام و تبلیغ احکام قرآن و سنت مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ وقف ہوگا۔ اور اس میں میرے پس ماندگان اور ورثا کا کوئی حصہ یا دخل نہیں ہوگا۔ اور یہ ترکہ انجمن احمدیہ قادیان کی تحویل میں رہیگا۔ جو حسب موقعہ برائے اعلاء کلمۃ الاسلام خرچ کرنے کی مجاز ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

اللّٰھم اید الاسلام والمسلمین بالامام الحکم العادل

تحریر ۲۲ جنوری ۱۹۰۶ء مطابق ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ

العبد۔ بشارت احمد ولد بشیر احمد بقلم خود

گواہ شد۔ ملک محمد امیر خان رئیس۔ گواہ شد۔ سردار نواب خان رئیس

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماؤ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس کے ساتھ سوانح اور فہرست مضامین بڑھائے گئے ہیں۔ خوشخط سفید اعلیٰ کاغذ۔ قیمت صر۔ خریداران بدر سے للعہ

تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴ر

اعلام الناس حصہ ۲۔ ” ” ” ۳ر

سر الشہادتین۔ ” ” ” ۱ر

السر المکتوم۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۵ر

اعجاز احمدی۔ ” ” ” ۱ر

شہادت آسمانی حصہ ۱۔ ” ” ” ۵ر

شہادت آسمانی حصہ ۲۔ ” ” ” ۲ر

رویائے صالحہ۔ ” ” ” ۴ر

انوار اللہ۔ ” ” ” ۸ر

الذکر۔ نماز کا ترجمہ اور اسمائے الٰہی۔ اور احادیث شریف ۲ر

جنگ مقدس روئداد مباحثہ مابین مسیح موعود و عبد اللہ آتھم قیمت ۸ر

مباحثہ۔ مابین الٰہ دین صاحب واعظ انجمن حمایت الاسلام و پادری احمد مسیح صاحب واعظ ایس۔ پی۔ جی مشن کیمبرج دہلی۔ قیمت ۱ر

نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب ۸ر

تفسیر سورۂ جمعہ۔ ” ” ” ۴ر

القول الفصیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۱ر

نظم ہائے مستورات۔ بزبان پنجابی ۱ر

عدم نجات مذہب پولس۔ مصنفہ الٰہ دین صاحب

کاہن۔ مصنفہ غلام رسول صاحب

ایقاظ النائمین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب

عاقبۃ المکذبین۔ ” ” ”

مجموعہ ازالۃ الوسواس۔ ” ” ” ۴ر

الموعظۃ حسنہ۔ ” ” ” ۲ر

کشف الالتباس۔ ” ” ” ۱ر

آیات الرحمان۔ ” ” ” عہ

صیانۃ الناس۔ ” ” ” ۱ر

سواء السبیل۔ ” ” ” ۱ر

لکچر لاہور۔ مصنفہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲ر

میں مسلمان ہو گیا (اختیار الاسلام) ۳ر

سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ۲ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدرِ خواتین

✲

ایک بدرسم کا ضروری انسداد

عام مسلمان قومین اس مہلک مرض مین مبتلا ہین۔ کہ مدتون سے ان مین رواج ہے۔ کہ وہ اپنی بیٹیون کا رشتہ دوسری مسلمان قومون مین کرنا باعث ننگ وعار جانتے ہین۔ جس سے تکبّر اور نخوت اور خودپسندی حد درجہ کی پائی جاتی ہے۔ اپنی قوم کا لڑکا خواہ نالائق بدمعاش یا لڑکی سے عمر مین چھوٹا ہو اور طبیعتون مین بہی مین فرق ہو تاہم ان سب برائیون پر قومیت کو ترجیح دی جاتی ہے۔ جو مظلوم لڑکیان ایسے محبوبون کے بس پڑتی ہین۔ ان کو بمشکل تمام ایک یا دو دفعہ سسرال جانے کا اتفاق ہوتا ہے اور ان کی ساری عمر غم والم مین ہی کڑہتے گذر جاتی ہے۔

کیا خداوند کریم ان والدینون کو اپنی تئین تعلیم یافتہ کہلاتے ہین اور نیکی بدی مین امتیاز کر سکتے ہین اور جنہون نے جان بوجھ کر اپنی بے زبان بیٹیون کو محض قومیت کے پیچھے کنوئین مین دھکیل دیا ہے پرسش نہین کریگا؟

جبکہ قانون قدرت نے ہر ایک شخص کو اپنے گھر کا بادشاہ بنایا ہے۔ اور بال بچے اس کی رعیت ہیں تو ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی رعایا کو ہر ایک تکلیف اور مصیبت سے بچائے اور حتی الوسع انہین آرام دے ورنہ ایک نہ ایک دن ضرور جوابدہی کرنی پڑیگی

میرے بزرگو! (۱) کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ایسا ہی قومیت کا لحاظ کیا جاتا تھا؟

(۲) کیا رسول اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹیون کے رشتے سوائے بنی ہاشم کے دوسری قومون مین نہین کئے تھے۔

(۳) کیا حضرت امام حسین رض جو کہ رسول کریم کے نواسے اور خاتون جنت کے فرزند تھے انہون نے اپنی صاحبزادیون کی شادیان دوسرے قبائل مین نہین کین۔؟

(۴) کیا عرب شریف مین اب ہمارے ملک والی نامبارک رسم رائج ہے؟

میرے ان سوالات کا جواب نفی مین ہی ملیگا کیونکہ مسلمانون نے یہ قبیح رسم ہندوستان سے ہی اخذ کی ہے

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسا مذہب دنیا مین لیکر آئے تھے۔ جس نے آتے ہی قومیت کی شیخی کو دلون سے نکالکر غریب امیر مہاجر انصار کو ایک ہی لڑی مین پرو دیا تھا۔ اور وہ ہر ایک کلمہ گو کو بہائی سمجھنے لگے خواہ وہ روم ہو یا شام کا عرب کا ہو یا عجم کا۔ اس مین سگے بہائیون جیسی الفت اور محبت کرتا کیونکہ اس فخر نبی آدم نے فرمایا تھا۔ ؎

تفاوت نہ اپنے پرائے میں سمجھو
کہ کافی ہے پیوند اسلام تم کو

یہی اس کی تعلیم تھی کہ اسلام نے آتے ہی قومیت کو ایسا مٹایا کہ غلام اور آقا ایک دستر خوان پر کہانا کہانے لگے مگر افسوس! کہ اب کے مسلمانون نے اسلام کو ایسا محدود کر دیا ہے۔ جس کے باعث مختلف صورتون مین (مثلاً طاعون۔ زلزلے۔ طغیانی) قہر الٰہی نازل ہو رہا ہے (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی بیٹیان تھین اور انہون نے اپنی بیٹیون کے نکاح مختلف قبائل مین کئے۔ جس کی شہادت عرب کی تاریخ دے رہی ہے۔ خود قرآن کریم فرماتا ہے "ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنی خدا کے نزدیک وہی بزرگتر ہے۔ جو زیادہ متقی ہے"۔ ذاتی عظمت اور فضیلت کسی کے رتی بہر بہی کام نہین آسکتی۔ چنانچہ سرور کائنات نے اپنی جگر گوشہ بیٹی سے فرمایا تہا۔ "کہ فاطمہ دیکھنا خوف عقبیٰ سے بے پرواہی نہ کرنی۔ کیونکہ وہان کسی کے باپ دادا کی فضیلت کام نہین آئیگی"۔

(۳) امام حسین علیہ السلام کی صاحبزادی سکینہ کی شادی تین مختلف قبائل مین جس کی تمام عرب کی تاریخین شاہد ہین ہوئی۔

(۴) عرب شریف مین اب تک یہ مبارک رسم چلی آتی ہے۔ کہ ذات سے بڑھکر لڑکے کی خوش خلقی نیک چلنی لائقی وغیرہ دیکھی جاتی ہے۔ جس مین یہ چارون صفتین پائی جاوین۔ اُس کی ذات پوچھنے کی کوئی ضرورت ہی نہین سمجھی جاتی۔ کیونکہ یہی اوصاف معیار شرافت ہین ؎

ذات بے اوصاف ہے تو ہے بھلا کس کام کی
جوہر ذاتی نہ ہو کیا قدر ہے صمصام کی
فخر بے جا ہے۔ ذات کا ہی شیخ کو اور خان کو
سب سے بہتر ہے شرافت حضرت انسان کو

مسلمانون نے اگر کوئی خوبی ہندون سے اخذ کی ہے تو یہی قید قومیت جسمین ہزارہا نقصان ہیں اور بظاہر کوئی فائدہ نہین دنیا بھر کے مذاہب میں ایک اسلام ہی ہے جس نے اس کمزور فرقہ کی دستگیری کی سب سے پہلے انکو ہلاکت سے بچایا بلکہ یہان تک قدر افزائی کی کہ قرآن کریم نے ان کی جائدادون مین حصے مقرر کر دیئے۔ جس کی نظیر اور کوئی مذہب پیش نہین کر سکتا۔ حیف کہ ہند کے مسلمانون نے اسلام کے اصولون کو بُھلا دیا اور عورتون کی یہانتک بے قدری ہوئی کہ ان کو جوتی سے تشبیہ دی جانے لگی اور رشتون ناطون میں ناقابل برداشت تکلیفین ہونے لگین۔ جن کے ساتھ نیک سلوک کرنا رسول خدا بتلا گئے اور خود کر کے دکھلا گئے۔ اب خداوند کریم نے ان کی حالت زار کو دیکھا۔ فرشتہ رحمت حضرت مسیح موعود کو بھیجکر دنیا کو ان سے مہربانی کرنی سکھا دی۔ اس کے حسن سلوک نے ظاہر کر دیا۔ عورتون کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیئے۔ اے مہدی جس طرح تو نے اس کمزور فرقہ کی امداد کی ہے۔ خدا آپ کی امداد کرے۔ واقعی تو نے ہی آکر اخلاق رسولی کا صحیح صحیح نمونہ پیش کیا ہے اور اظہر من الشمس کر دیا ہے کہ وہ اپنے محرمون محترمون کی کس طرح عزت کیا کرتے تھے اور یہ بھی آپ نے خاص احسان کیا ہے کہ بذریعہ اشتہار قومیت کی بنیادین اکھاڑ دین اور فرمایا کہ احمدی جماعت آپس مین رشتہ ناطہ کرے۔ ؎

عزت فرقہ نسوان کو کیا ہی قایم + تیری ممنون ہون اے قدر بڑہانیوالے

ہائے وہ اسلام جس نے دنیا کے تفرقے مٹا دئے تھے اب اسمین ایسی بے اتفاقی بڑھ گئی کہ اچھے بھلے مومنون کو کافر کہنا ان کو طرح طرح کی اذیتین دینا۔ ان کے ساتھ بول چال کرنی معمولی بات سمجھی جانے لگی۔

میری بزرگو! اب پرانی لکیر کے فقیر نہ بنے رہو۔ ذاتون کیواسطے اپنے جگر گوشون کو عذابون مین پھنسانا قومیت کے پیچھے انکو ساری عمر تکلیف دینا خلاف عقل ہے۔ کیا مالک یوم الدین ان کی فریادین نہین سُنیگا۔

آپ نے اسلام کے وسیع دایرہ کو کیون ایسا تنگ کر دیا جبکہ آپ کا پیشیر وایسی بات پر عمل کرنا سکھا گیا ہے۔ ؎

کہ مومن ہین آپس مین سب بہائی بہائی
رکھو بہائیون سے دلون مین صفائی

صاحبو! جبکہ سب مومن آپسمین بہائی بہائی ٹھہرے تو فرق کیا رہ گیا۔ ناطہ کیواسطے لڑکے مین صرف یہی باتین قابل غور پرداخت ہوتی ہین۔ تعلیم۔ اخلاق۔ دینداری تقویٰ۔ جس مین یہ سب صفتین ہون اس کی ذات کی چہان بین کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔ ماں باپ ضرور یہ چار اوصاف دیکھکر ناطہ کرین۔ علیٰ ہذا القیاس لڑکی مین بہی ...باتین قابل دید ہین۔ میرے بہائیو! یہ ایک آواز نہ سمجھو۔ بلکہ یہ ایک مظلوم دنیا کی فریادین ہین۔ جو کہ ایک زبان سے نکل رہی ہین۔ (باقی دارد) راقمہ ایک انصاف پسند۔ بدرسوم ان کو دور کرنے والی

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصۂ شرائط بیعت ۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

اہلیہ مولا بخش صاحب ۔ بکھلور ۔ تھانہ راہون ضلع جالندہر
حلیمہ صاحبہ ۔ " " "
اسماعیل صاحب " " "
بیگم صاحبہ ۔ چک اسکندر ۔ کہاریان ۔ گجرات
محمد دین و احمد دین صاحب پسران عبد اللہ صاحب
اللہ دتا ولد کریم بخش صاحب چک اسکندر کہاریان گجرات
محمد بخش صاحب ۔ " " "
حافظ اکبر صاحب ۔ " " "
خلیل احمد خان صاحب ۔ تحصیلدار ۔ بریلا
محمد شریف صاحب محرر ۔ بھیرہ
رحیم بخش صاحب ۔ راجپوت ۔ پہلورہ سیال کوٹ
شیخ نیاز محمد صاحب ۔ پٹیالہ
مستری عبد اللہ صاحب ۔ سیال کوٹ
مہران بی بی ۔ کوٹبھی ۔ صالح پور ریکٹنگ
قاسم خان صاحب ۔ گھٹیالیان ۔ ستراہ ۔ سیالکوٹ
عبد الغفور صاحب ۔ ہانجی پور ۔ گوجرانوالہ
سردار صاحب ۔ زمیندار ۔ تگولہ
حیات محمد خان صاحب ۔ گھٹالیان
رحم اللہ صاحب سپاہی ۔ سرائے عالمگیر
عبد الواحد صاحب ولد اللہ داد صاحب زمیندار
چک گجو ۔ ڈاک خانہ ترگری ۔ ضلع گوجرانوالہ
آمنہ اہلیہ عظیم الدین صاحب قریشی ۔ "
والدہ منشی محمد محسن صاحب لکھیم پور کھیری ملک اودہ
منشی نبی بخش صاحب ۔ ڈچکوٹ ۔ لائل پور
امام الدین ولد نور بخش صاحب لودہانہ
اہلیہ " "
عبد الوہاب صاحب ۔ "
اللہ دتا صاحب مدرس ۔ مدرسہ سانبھہ ۔ جمون
علی بخش صاحب ولد کریم ۔ گڑھ شنکر
ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ۔ جلالپور جٹان
میاں حسین صاحب کشمیری ۔ گھٹالیان ۔ ستراہ پسرور
بوٹے شاہ صاحب ۔ " "
نور احمد ولد اللہ داد صاحب ۔ " "
سراج الدین صاحب ۔ ملازم کان کوئلہ معرفت
محمد بخش صاحب کینڈہ ضلع جہلم

محمد رشید صاحب ۔ کالیکے ۔ گوجرانوالہ
احمد شاہ ولد غلام شاہ صاحب بھیرہ
محمد علی صاحب ولد شاہ محمد صاحب ۔ گورالی
الہ بخش صاحب جٹ ۔ موضع چھپور ۔ سیالکوٹ
منشی احمد علی خان صاحب معہ اہلیہ معرفت محمد ابراہیم
صاحب کنسٹبل ۔ بابو گنج ۔ ضلع شملہ
جھنڈو خان صاحب ولد محمد بخش صاحب راجپوت
ساکن موضع ماہل پور ۔ ہوشیار پور
اللہ دتا صاحب ۔ " "
یوسف علی صاحب ۔ شہر سیالکوٹ
مبارک علی صاحب " "
دختر قاضی احمد علی صاحب ۔ " "
میاں علی جان صاحب سول سرجن ۔ شاہجہان پور
خواجہ غفار جو صاحب ۔ گلگت
غفور داد صاحب ۔ محرر چونگی ۔ ریاست پٹیالہ
عبد العزیز صاحب ۔ دوکان منشی احمد حسین
صاحب فرید آبادی ۔ رفیق ایجنسی حال بازار امرتسر
قاضی محمد عبد الغفور صاحب ۔ پہلور ۔ جالندہر
قاضی بدر الحسن صاحب ۔ اسسٹنٹ کمبوس
ڈاک خانہ کسومو ۔ برٹش ایسٹ کلکتہ
نبی بخش صاحب معہ اہلیہ راج بی بی ۔ موضع ننگل بوٹا
ڈاک خانہ چھپور ۔ ظفر وال ۔ سیال کوٹ
محمد عبد الغفور صاحب ۔ پہلور ۔ جالندہر
خیر الدین صاحب ۔ سامانہ ۔ ریاست پٹیالہ
کرم الدین صاحب ۔ گھٹالیان ۔ پسرور سیال کوٹ
حاکم صاحب ۔ " " "
کرم داد صاحب " " "
شاہ محمد صاحب لوہار " " "
چودہری محمد عبد اللہ صاحب ۔ ہاموں گھگڑ "
اللہ دین و غلام محمد صاحب ۔ ڈسکہ ۔ سیال کوٹ
اہلیہ سید عبد الجبار صاحب معرفت سید حسین شاہ صاحب
نمبردار موضع گندف ڈاک خانہ تبریلہ ۔ ضلع ہزارہ
عمہ صاحبہ " " " "
والدہ صاحبہ " " " "
ہمشیرہ صاحبہ " " " "
محمد حسین صاحب کیکاوس ۔ " " "
شاہ ہوشیار صاحب " " "
سوار خان صاحب ۔ " " "
حسین خان صاحب ۔ " " "
امر علا عباس صاحب " " "

قاضی عبد العزیز صاحب موضع گندف ۔ ضلع ہزارہ
جیو دختر علی بخش صاحب ۔ موضع بھورال ۔ ڈاک خانہ
شیر پور ۔ ریاست پٹیالہ
میرو دختر کریم بخش صاحب ۔ موضع بھورال ۔ ریاست پٹیالہ
جیو زوجہ نبی بخش صاحب معہ دو دختران ۔ "
زینب بی بی زوجہ نواب صاحب ۔ موضع ننگل بٹا ۔ چھپور ۔ ظفروال
برکت بی بی زوجہ تاج محمد صاحب ۔ "
محمد دین صاحب ۔ چھپور ۔ ظفروال ۔ سیال کوٹ
میاں بلند و صاحب ۔ موضع مترہ ۔ تحصیل ظفروال

دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا ۔ پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے صحن میں ندیاں چلینگی اور سخت زلزلے آئیں گے ۔

(الہامات حضرت مسیح موعودؑ مطبوعہ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء)

دہلی میں طوفان باد و باران

بارش بکثرت چہار شنبہ سے اور طوفان باد پنجشنبہ سے لغایت صبح شنبہ اس زور سے دہلی اور اس کے گرد و نواح میں آیا ہے کہ بڑے بڑے متکبر اور مغرور بھی شب شنبہ کو جو یوم جمعہ کے بعد تھی ۔ الامان پکار اُٹھے ہر متنفس ذی شعور کا اس رات کو یہ خیال تھا کہ آج ہی قیامت برپا ہونیوالی ہے ۔ دیکھیے صبح تک کون زندہ رہتا ہے ۔ بارش اس زور کے ساتھ برس رہی تھی کہ انسان کیا حیوان از قسم گائے بھینس ۔ گھوڑا بھی اس کا متحمل نہ ہو سکتا تھا ۔ اس کے ساتھ طوفان باد درختوں ۔ فصلوں گھروں کو معہ دلوں کے اوڑائے اور گرائے جاتا تھا ۔ صدہا مکان جن میں بعض بڑے مضبوط اور بعض چند ماہ سے تعمیر ہوئے تھے ۔ ایک ساعت میں گر کر ڈھیر ہو گئے ۔ کئی آدمی بھی دب کر ضائع ہوئے ۔ میرا مکان طویلہ جس میں میرے تین گھوڑے

اور ایک گاڑی اور دو احمدی ملازم تھے یک لخت گر پڑا۔ مگر کیا مجال کہ کسی جان کو خدا نے ضائع کیا ہو۔ صدقنا یا مسیح الخلق۔ میری زبان سے اپنے الفاظ اُردو مین نکل رہا تھا۔ کہ جو وعدے تیرے قہار ذوالجلال نے فرمائے ہین۔ وہ سب سچ ہین۔ اور ہم اپنی آنکھون سے دیکھ کر اس کی شہادت دیتے ہین۔ کہ تیری کشتی کا سوار اِس طوفان سیلاب میں جانبر ہو سکا۔ کیا یہ صداقت سیّدنا مسیح الزمان کا ایک نشان نہیں ہے کہ طوفان باد باران آیا۔ ہر شہر مین یہی حالت سُنی جا رہی ہے میرٹھ کرنال وغیرہ۔ پھر جس مکان مین احمدی دو شخص تھے۔ وہ گر پڑا۔ ایک اُن میں سے نیچے دب گیا۔ دوسرا صحیح وسالم اس حصہ مین لیٹا رہا جو گرا نہین۔ تین گھوڑے ایسے محفوظ رہے۔ کہ جیسے فرشتہ ... اُن کو اُٹھا کر ان کو الگ لے گیا ہے۔ بیشک یہ زبردست صداقت حضرت مرزا صاحب کی ہے کہ احمدی جانین معہ اُن کے مال کے ضائع ہونے سے بچائیں صدہا من بوجھ اوپر پڑا ہے اور احمدی نکل کر نیچے سے باہر آ کر کھڑا ہوا۔ اگر خدانخواستہ ایک روز اور ایسا طوفان رہتا۔ تو شائد ہی کہ کوئی جان یا مکان بچتا فاسق فاجر الامان پکار رہے تھے۔ بعض کو یہ اندیشہ تھا کہ مرزا کی بات سچی ہو گئی۔ مگر شنبہ کو ابر و باد جاتا رہا۔ پھر وہی حال ہو گیا۔

عاجز قاسم علی۔ احمدی۔ دہلی۔

(۲) آج آٹھ روز سے متواتر بارش ہو رہی ہے سینکڑون مکان گر گئے۔ کچھ لوگ ضائع ہونا بھی کہے جاتے ہین۔ ہوا کی یہ شدت ہے۔ کہ جا بجا بڑے بڑے درخت گر گئے ہیں اور گر رہے ہین۔ اس ہفتہ بھر مین شاید ایک روز چند گھنٹہ کے لئے سورج کی شکل نظر آئی ہے جوار باجرا۔ مکی و دیگر اجناس مثل مونگ و اُرد نہایت خستہ حال ہیں۔ فصلیں زمین میں گر گئی ہیں۔ اور بہت کم امید ہے۔ کہ وہ گلنے سے بچ جائیں۔ دفعتاً اگر اللہ تعالٰے کے فضل سے ہوا پچھم کی چلنے لگے اور دھوپ ہو۔ تو شاید کچھ نقصان رک جائے ورنہ میرے خیال مین فصل خریف نقصان رسیدہ زیادہ ہو گئی ہے اور غلہ ضرور گران ہو جائے گا۔ دھوپ نکلتے ہی مکانات کے زیادہ گرنے کا پورا اندیشہ ہے اس کُل نظارہ نے ۱۳۔ اگست کا الہام "آسمان سے برساؤنگا" "گھروں میں ندیاں چلین گی" وغیرہ پیش نظر کر کے عجب تازگی ایمان بخشی ہے۔ خوف الٰہی کے ساتھ لذت محسوس ہوتی ہے اور اللہ تعالٰے کے اس احسان سے کہ ہم کو مسیح موعود بخشا ہے۔ رُوح بڑے ادب سے جھک رہی ہے۔ اور اس انعام کے لائق شکر کے لئے زبان میں یاری نہین پاتی۔ الحمد للہ رب العٰلمین۔ ہمارے رب کا بڑا ہی فضل ہے۔ کہ حضور کی شناخت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ حضور کی تعلیم پر ہم کو قائم رکھے اور اسی پر دنیا سے اُٹھائے آمین ثم آمین

خاکسار

ذوالفقار علی میرٹھ

خوشخبری

براہین احمدیہ اور اخبار بدر ایک سال کے واسطے ہر دو بقیمت صہ۔ اخبار بدر کی سالانہ قیمت ۳ر ہے اور براہین احمدیہ بمعہ سوانح حضرت مسیح موعود و فہرست مضامین کی قیمت صہ ہے کل ہے ہوئے لیکن جو خریدار ایک اور خریدار پیدا کرے۔ اس کو براہین احمدیہ عہ میں دی جاوے گی۔ اور اخبار بھی ۳ر میں دی جاویگی۔ کل عہ ہوئے۔ مینجر۔

مجلد کتاب کی قیمت ۲ر زائد ہے۔

خریداران بدر کیواسطے تین رعائتوں کا مجموعہ

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری۔ سب رجسٹروں۔ وکیلوں۔ مختاروں۔ عرائض اور اپیل نویسوں۔ رئیسوں۔ تاجروں ساہوکاروں۔ زمینداروں اور اہل مقدمات کو گزشتہ سالوں کی تاریخیں اور ان کیمطابق دوسرے مروجہ سنوں کی تاریخیں دریافت کرنے کے لئے جو سرگردانیاں اور دقتیں پیش آتی تھیں اور وقت ضائع ہوتا تھا اس کا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہم نے ایک سو پچیس برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے جس میں ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک ایک سو پچیس برس کی عیسوی۔ ہجری۔ فصلی۔ سمتی تاریخیں بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہیں کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہیں فوراً دیکھ سکتے ہیں اور اس کیمطابق دوسرے سنین کی تاریخیں بھی ساتھ ہی معلوم ہو جا سکتی ہیں۔

یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جس میں مفصل تاریخیں لکھی ہیں اور اس کے ساتھ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے اس کی قیمت بغرض رعایت ۶ پائی سال کے حساب سے بھی کم لینی ہے ۱ر (مجلد ہے) رکھی ہے لیکن اخبار بدر کے خریداروں کے لئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کے لئے ایک نیا خریدار ہم پہنچا کر اس کا سال تمام کا چندہ اخبار بدر میں بھجوا دیں گے انکو اور ایسے نئے خریدار صاحب کو اڑہائی اڑہائی روپیہ میں یہ جنتری دی جاویگی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰۔ نومبر ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے درخواستیں مکمل ہو کر دفتر میں پہنچ جاویں۔

لغات القرآن

حصہ اول۔ مصنفہ سید عبد المسیحی صاحب عرب جس کی اصل قیمت ۳ر ہے دفتر بدر سے ان خریداران بدر کو جو ایک نیا خریدار پیدا کر دیں۔ یہ کتاب صرف ۱۲ر میں مل سکتی ہے۔ کارخانہ بدر نے کچھ زائد قیمت اپنے پاس سے دے کر خریداران اخبار کے واسطے یہ رعایتی حق حاصل کیا ہے۔

مینجر اخبار بدر

سنہری گولیاں

طاقت دینے والی دواؤں میں مشہور دوائیں کستوری۔ جدوار۔ فولاد۔ زعفران اور سونا ملا کر یہ گولیاں بنی ہیں جسم کے مادوں کی مصفی مغز۔ دبڑھ اور رگوں و پٹھوں اور خون کو طاقت بخشنے کی یہ گولیاں خاص دعوے رکھتی ہیں جن لوگوں کو بہت دماغی محنت کرنی پڑتی ہے اُن کی صحت کو قائم رکھتی ہیں اور طاقت کو بڑھاتی ہیں فی زمانہ بے اعتدالیوں کی وجہ سے جو نقص پیدا ہو رہے ہیں اُن کی اصلاح کے لئے یہ گولیاں بے نظیر طور پر موثر اور بارہا آزمودہ ہیں۔ ان کے کھانے کے بعد خاطر خواہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے دماغی اور عصبی قوت کو پھر بحال کر دیتی ہیں سستی۔ ضعف ناطاقتی دور ہو جاتی ہے یہ گولیاں خون میں ایک ایسا مادہ پیدا کرتی ہیں جو کہ عصبی ساخت کو از سرِ نو تر و تازہ کرنے کے لئے بہت ہی ضروری ہوتا ہے جس کے بغیر کام کرنے کی طاقت قائم نہیں رہ سکتی۔ یہ گولیاں حد سے زیادہ کام کرنے کے نقصانات نسیان تکان۔ کسل کی پوری تلافی کرتی ہیں بدن میں چستی چالاکی قوت و توانائی پیدا کر کے انسان کو روزانہ ڈیوٹی ادا کرنے کے ہر طرح قابل بنا دیتی ہیں جب نوجوان طالب علموں کا تحصیل علم کی مشقت سے دماغ کمزور ہو گیا ہو یا کسی اندرونی ناگفتہ بہ مرض کی وجہ سے قولے مضمحل ہو گئے ہوں تھوڑے کام سے سر درد کرنے لگتا ہو درد کمر اعضا شکنی دن بھر رہتی ہو لکھنے پڑھنے سے جی چراتا ہو یادداشت کم ہو گئی ہو چہرے پر افسردگی اور اوداسی چھائی ہوئی ہو۔ کمی خون۔ دھڑکہ۔ ضعف جگر سے طبیعت نڈھال ہو تو ان کا اثر قابلِ دید ہے +

سفوف دافعہ جریان

یہ بیماری نوجوانوں کی جان کی دشمن ہے اور گھن کی طرح اندر ہی اندر کھاتی جاتی ہے اس سے رفتہ رفتہ انسان ظہیر اور ناتوان ہوتا جاتا ہے دماغ اعصاب معدہ مثانہ اور مادۂ تولید اس کے وجود سے تباہ ہو جاتے ہیں یہ مرض خود تو غلط کاری اور ایام شباب کے بعض فواحش غدۂ مولدہ منی کی بھڑک حدتِ مادۂ تولید خراشِ مثانہ قبض گُردوں کا ضعف وغیرہ امراض سے پیدا ہوتی ہے اور پھر کسی ناقابل شفا مرض کو پیدا کر دیتی ہے گویا ہم سبب اور ہم مسبب ہے ہر وقت درد کمر۔ اوداسی پریشانی۔ کام سے نفرت رہتی ہے اگر اس کا جلد تدارک نہ کیا جائے تو مریض نہایت دبلا اور نحیف ہو جاتا ہے ضعف انتہا درجے کو پہنچ جاتا ہے اولاد سے محروم رہ کر اُسے بقائے نسل کی امید نہیں ہوتی یہ سفوف ان شکایات کو دور کرتا اور اس مرض سے نجات دیتا ہے کثرت احتلام۔ جریان۔ رقت اور مثانہ کی خرابی دور ہو جاتی ہے جن طالب علموں کو پیشاب کے ساتھ یا بعد سفید رطوبت آئے یا خواب میں بدن ناپاک ہو جائے اُن کو جلد متوجہ ہونا چاہیئے + **قیمت** فی ڈبیہ جس میں ایک ہفتے کی خوراک ہے ڈیڑھ روپیہ

کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کی دوسری دوائیں جو مفصلہ ذیل ہیں ان کی فہرست کارخانہ سے مفت ملتی ہے:۔ مفرح یاقوتی۔ جیون بوٹی۔ کحل الجواہر۔ نمک سلیمانی۔ مرہم عیسےٰ۔ مسکین نواز روغن درد گردہ۔ حبیبی طبیب۔ صندوقچہ طبیب خانہ۔ تریاقِ فاروق۔ کلید تولید۔ ہمدم نسوان۔ فنجنوش۔ اسہال بند و محافظِ ہیضہ۔ جوہر عشبہ۔ معطر گیسو۔ منجن مروارید ی۔

المشتہر۔ حکیم محمد حسین مالک و ایڈیٹر رسالہ حکیم حاذق پروپرائٹر کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور (نولکھا)

مفرح عنبری کی نسبت مشتے نمونہ از خروارے
غور کیجئے کہ لکھنے والے لوگ کون ہیں

خان بہادر
عالیجناب مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیرا گڈھ ضلع رائے پور

تحریر فرماتے ہیں:- عنایت فرمائے حکیم صاحب السلام مسنون - آپ سے ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی خان بہادر مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیرا گڈھ نے منگائی تھی - انہوں نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ میں آپ کو لکھوں کہ ان کے تجربہ میں بھی مفرح عنبری بہت مفید ثابت ہوئی - آپ مہربانی کر کے ۳ ڈبیہ اور خان بہادر صاحب موصوف کے نام جس قدر جلد ممکن ہو ویلیو پے ایبل روانہ فرمائیے

(دستخط) سید بخشش محمد
پرائیویٹ سیکرٹری وزیر صاحب

عالیجناب رائے کالی صاحب تعلقہ دار و رئیس باندا کی انگریزی چٹھی

خان بہادر
عالیجناب سید علی خان صاحب گورنمنٹ پنشنر

کوٹھی حسن منزل رئیس جونپور تحریر فرماتی ہیں مکرمی حکیم صاحب زاد عنایتہ - میں نے ایک ڈبیہ مفرح عنبری پہلے منگایا تھا - اسکا پورا استعمال میں نے خود کیا جس غرض سے استعمال کیا تھا - اُس کو نہایت فائدہ ہوا تب تین ڈبیہ ایک ساتھ اور منگایا تھا اُن میں سے دو ڈبیہ میرے دوستوں کے لئے تھیں اُن کو دیا - اپنی ایک ڈبیہ میں سے نصف ڈبیہ ایک عورت کو بغرض دفع سیلان کھلا دی گئی اُس کو بھی فائدہ ہوا واقعی یہ مفرح نہایت عمدہ چیز اور بہت قابل تعریف ہے - اب ایک ڈبیہ مجھکو مطلوب ہے اور تین ڈبیہ میرے دوستوں کی فرمایش ہے - لہذا آپ چار ڈبیہ بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ فرماویں +

جناب ڈاکٹر سید محمد حمید حسین صاحب حیدری شفاخانہ

عالیجناب محمد عظیم اللہ صاحب رئیس اعظم تعلقہ دار

و آنریری مجسٹریٹ ضلع ساگر تحریر فرماتے ہیں مفرح عنبری کی ڈبیہ پہنچی - استعمال عمل میں آیا - بفضلہ تعالےٰ جو تعریف آپ نے برح اشتہار فرمائی ہے - اس سے زیادہ دہ چند تعریف و توصیف کی مفرح عنبری مستحق ہے - اس نے در اصل خود کو مفرح عنبری ثابت کر دکھلایا ہے جن جن اصحاب نے استعمال کیا وہ اسکی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں - براہ مہربانی دو ڈبیہ مفرح عنبری کی اور روانہ فرمائیے +

ڈبیاں پہنچیں - ان کے استعمال سے مجھ کو اور میرے دوستوں کو بہت کچھ فائدہ ہوا اور یہاں پر بہت کچھ تعریف ہوئی اسواسطے ۶ ڈبیہ اور بھیجد یجئے" (اسکے بعد دوسرے خط میں لکھتے ہیں کہ) "مفرح عنبری جن جن اصحاب کو دیگئی وہ آپ کی مرتبہ دوائی مذکور کی بہت تعریف کرتے ہیں - لہذا آپ ۹ ڈبیہ (مفرح عنبری) اور میرے نام روانہ فرماویں -

جناب حافظ فیض رسول صاحب وکیل سررشتہ نظامت

شیخاواٹی علاقہ راج جے پور تحریر فرماتے ہیں - میں عرصہ سے ہر ایک کارخانہ کی ادویات کا تجربہ کرتا رہا ہوں اور بہت سا نقصان اُٹھایا ہے - لیکن افسوس کرتا ہوں کہ

عالیجناب سید نور الحسین صاحب

عالیجناب فخر الدین صاحب

عالیجناب محمد کریم خان صاحب

عالیجناب فقیر محمد خان صاحب

عالیجناب پنڈت گھانسی رام صاحب

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مالک کارخانہ رفیق الصحت لاہور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔